انکارِحدیث کے بعد وہ دوسرے مسلمانوں کوکس طرح کے اسلام کی راہ دکھانا چاہتا ہے، اس حصے کے ابواب یہ ہیں: (۱) طلوعِ اسلام کا ایمان بالغیب (۲) طلوعِ اسلام اورارکانِ اسلام (۳) وحی الٰہی سے روشنی حاصل کرنے کا طریقہ (۴) فکر پرویز پر عجمی شیوخ کی اثر اندازی (۵) داعی انقلاب کا ذاتی کردار (۶) پرویزی لٹریچر کی خصوصیت

آخر میں ایک باب بطورِ ضمیمہ شامل ہے جس کا عنوان ہے''طلوع اسلام سے چند بنیادی سوالات'' یہ سوالات جہاں ایک طرف اس کتاب کا لب ِلباب ہیں تو دوسری طرف طلوعِ اسلام کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس سے قبل بھی یہ کتاب دو دفعہ چھپی، لیکن کتابت و طباعت کی خامیوں سے پاک نہ ہوسکی، قارئین کو ہمیشہ اس کی بھدی کتابت کے پیش نظر اسے پڑھنے میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا لیکن یہ اس کتاب کی طبع سوم ہے جو دیدہ زیب کمپیوٹر کتابت ہے اور ان تمام خامیوں سے پاک ہے جن کی قارئین کوعرصے سے شکایت تھی۔ اب اس کا معیار ایسا اعلیٰ ہے کہ انسان اس کتاب کو پڑھنا شروع کرتا ہے تو پڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور کوئی تکان اور ملال محسوس نہیں کرتا۔ اس کتاب کا تمام لائبریریوں اور سب علم دوست حضرات کے پاس ہونا بہت ضروری ہے۔ (مبصر: محمد رمضان سلفی)

۲ شیخ سرہند از جمیل اطہر سرہندی

صفحات: ۲۵۶......جنوری ۱۹۹۹ء......پبلشر: ادارۂ اسلامیات، لاہور

برصغیر پاک و ہند میں تاریخ دعوت وعزیمت کا ایک روشن باب شیخ احمد سرہندی ملقب بہ مجدد الف ثانی (۱۵۶۴ء......۱۶۲۴ء) سے منسوب ہے۔ مغل سلطنت نے جہاں برصغیر میں علوم وفنون اور بہت سے دوسرے ثقافتی اور تمدنی مظاہر کی بنا رکھی، وہاں علوم وافکار کے راستے اِلحاد وزندقہ کی راہ کو ہموار کرنے میں بھی اپنی سعی ٔ بد کو بروے کار لائے۔ نصیر الدین ہمایوں نے ایران سے واپسی پر مغل دربار میں ایک کشمکش کی بنا رکھی جو اس کے فرزند اکبر کے عہد میں فتنہ و اِلحاد کے بامِ عروج تک پہنچ گئی۔ جلال الدین اکبر نے دین الٰہی کو ایجاد کیا۔ ملا مبارک کے بیٹوں ابوالفضل اور فیضی نے توحید کے بعد نبوت کی ضرورت سے انکار کردیا۔ نبوت پر اعتراضات کی روشِ بد کا آغاز کیا بلکہ مجلس میں ابوالفضل نے مجدد الف ِثانی کی موجودگی میں امام غزالی پر نامعقولیت کی پھبتی کسی۔ عبادات اور شعائرِ اسلام کو عقل کے خلاف ثابت کیا گیا۔ مساجد کو گرانے کا کام شروع ہوا اور عین شاہی محل میں ایک آتش خانہ تیار کرایا گیا جس میں خود اکبر بھی اپنے مخصوص عقائد کے مطابق عبادت کرتا تھا۔ اذان کی بجائے ناقوس اور صور پھونکے جانے لگے۔ ہندو علم الاصنام کے کرداروں برہما، مہاویر، شین، کشن وغیرہ کی تعظیم کی جانے لگی۔ سورج کی عبارت دن میں

www.KitaboSunnat.com

چار مرتبہ کی جانے لگی۔ اکبر خود سورج کے ایک ہزار ناموں کی مالا جپتا۔ اکبر کی تقلید میں تمام درباری داڑھی منڈانے کو خوبی تصور کرنے لگے۔ ماتھے میں قشقہ لگایا جاتا۔ آگ، پانی، درختوں اور دوسرے مظاہر فطرت کی پوجا ہونے لگی۔ خنزیر کے گوشت کو حلال اور کتوں کو متبرک سمجھا جانے لگا۔ گائے کا گوشت حرام اور اس کا پیشاب پوتر قرار پایا۔ سود، شراب اور قمار کی تمام شکلیں حلال تصور کی گئیں۔ لے دے کے ایک کسر باقی رہ گئی اور اسے پورا کرنے کے لئے اکبر نے اپنی تعظیم میں سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ لا إله الا إلله أكبر خليفة الله کا کلمہ دین الٰہی کی اساس اور بنیاد ٹھہرایا گیا۔ مختلف شعائر اسلام کی جس قدر توہین کی گئی، قلم اسے لکھتے ہوئے شرمندگی محسوس کرتا ہے۔ الغرض یہ وہ نازک دینی صورت حال تھی جس میں اکثر علماءِ سوء دین سے انحراف کو ذہنا قبول کرچکے تھے۔ اس عالم میں اللہ تعالیٰ نے مجدد الفِ ثانی کو اس فتنہ و الحاد کی سرکوبی کے لئے منتخب کیا، جن کی خدمات کے باعث علامہ اقبالؒ نے فرمایا: ؎

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے ہے گرمی احرار
وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

پیش نظر کتاب 'شیخ سرہندؒ' اس تاریخ دعوت وعزیمت کے مختلف پہلوؤں کو سامنے لاتی ہے۔ اس کتاب کے فاضل مرتب جمیل اطہر سرہندی پیشے کے لحاظ سے صحافی ہیں اور دائرہ صحافت میں ان کی سرگرمیاں گذشتہ چار عشروں پر محیط ہیں۔ جمیل اطہر کے قلم میں جو جرأت و جسارت اور بیباکی کا عنصر ہے، اغلبًا یہ بھی حضرت مجدد کی سیرت کا ایک ادنیٰ پرتو ہے۔ جمیل اطہر کے آباؤ اجداد سرہند کی سرزمین میں بستے تھے اور انہیں حضرت مجدد کی خانقاہ اور سلسلۂ طریقت سے ایک ذہنی اور قلبی لگاؤ تھا۔

فاضل مرتب کو ایک مرتبہ ۱۹۵۴ء میں اپنے والد کی ہمراہی میں اور دوسری مرتبہ ۱۹۸۸ء میں ایک وفد کے ہمراہ سرہند کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت مجدد کے ساتھ اسی خاندانی اور شخصی محبت نے انہیں 'حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی' کی تشکیل کا داعیہ بخشا۔ جس کے مختلف جلسوں میں جو متعدد مضامین پڑھے گئے، وہ سب جرعاتِ علمی اب اس ارمغانِ علمی کی شکل میں پیش خدمت ہیں۔ پیش لفظ کے علاوہ اس میں ۲۳ نثری مضامین اور دو اُردو منظومات شامل ہیں۔ ان مضامین میں سات مستقل مضامین خود فاضل مرتب کے قلم سے یادگار ہیں۔

اس مجموعہ مبارک کے مطالعہ سے برصغیر کے ایک خاص عہد میں اس دینی ابتلا کا اندازہ ہوتا ہے جس کے دفاع کے لئے حضرت مجدد نے عظیم تجدیدی کارنامہ سرانجام دیا۔ عجمی تصوف اور وحدت الوجود کی

دلدل میں اُتری ہوئی امت کے بے بس افراد کو 'اثبات النبوۃ' اور 'مکتوبات' جیسی تحریروں کے ذریعے ساحل عافیت پر لانے کی کوششیں کی گئیں۔شعائرِ اسلامی کے انسداد کے باعث مجدد علیہ الرحمہ نے اسلامی تہذیب وثقافت کی روایات کے دفاع میں جو عظیم خدمات پیش کیں، ان کے باعث ملت کو ایک مرتبہ پھر اپنا تشخص نصیب ہوا اور سیاسی سطح پر یہ دوقومی نظریے کی مثبت اساس تھی جس پر آگے چل کر اسلامیانِ ہند نے اپنی سیاسی جدوجہد کو استوار کیا۔حضرت مجددؒ نے تصوف کی اصلاح وتجدید کے لئے جو عظیم کارنامہ سرانجام دیا اس کی تفصیلات بھی اس مختصر مجموعہ مضامین کا مستقل حصہ ہیں۔اس کتاب کا اسلوبِ ترتیب موزوں ہے اور اس کے مطالعے سے برصغیر کی تاریخ کے سب سے سیاہ اور سب سے روشن پہلو کا علم اور اِدراک حاصل ہوتا ہے۔فاضل مرتب اس مقصد میں بخوبی کامیاب ہیں۔ (پروفیسر عبدالجبار شاکر)

۳ ضیاء الکلام شرح عمدۃ الاحکام از مولانا محمود احمد غضنفر

صفحات ٦٦٨ ...... جون ۲۰۰۰ء...... ناشر نعمانی کتب خانہ، اردو بازار، لاہور

اسلام دین فطرت ہے۔ ہمارا جو کام شریعتِ اسلامیہ کے مطابق ہوگا، وہ فطرت کے عین مطابق بھی ہے اور جو کام کتاب وسنت کے خلاف ہوگا، وہ عین فطرت کے منافی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی شریعت کی حفاظت کا ذمہ خود اٹھایا اور اس کے بہت سے اسباب پیدا فرما دیئے۔قرآنِ کریم تو عہدِ نبوی ہی میں مکمل طور پر لکھا ہوا موجود تھا اور پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں اسے یکجا کرکے ایک مصحف کی شکل دے دی گئی۔اس طرح تدوین حدیث کا آغاز بھی عہدِ نبوی میں ہی ہوگیا تھا۔ پھر صحابہؓ نے لکھ کر اور بعض نے اسے اپنے سینوں میں محفوظ کرلیا۔حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اسے پروان چڑھایا۔حتیٰ کہ پانچویں صدی ہجری میں تدوین حدیث کا کام اپنے تہذیبی وترتیبی مراحل سے گزر کر تکمیل کو پہنچا اور محبانِ رسول ﷺ کے لمحہ لمحہ کو کتابی شکل جمع کرکے وضع حدیث کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کردیا گیا۔

تدوین حدیث کی تکمیل کے بعد یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا بلکہ مختلف حالات کے پیش نظر مختلف عناوین کے تحت اس کا سلسلہ جاری رہا۔محدثین نے ان پر خصوصاً صحیح بخاری پر مستخرجات، استدراکات، شروحات اور اختصارات لکھے، مختلف عناوین پر مستقل کتب تحریر کی گئیں۔ انہیں عناوین میں سے ایک موضوع احادیثِ احکام کا بھی ہے۔

مختلف ادوار میں اس موضوع پر کتب منصۂ شہود پر آئیں۔امام عبدالحق اشبیلی ۵۸۱ھ نے چھ جلدوں میں احکام الکبریٰ لکھی۔ ابن تیمیہؒ نے المنتقی من الاخبار المصطفیٰ تحریر کی، اس پر امام شوکانیؒ نے 'نیل الاوطار' کے نام سے شرح لکھی۔ ابن دقیق العید نے 'الالمام فی احادیث الاحکام' لکھی۔ حافظ ابن حجر نے

www.KitaboSunnat.com